ہفتہ وار رسالہ: 256
WEEKLY BOOKLET: 256

امیر اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے چند اہم اور مفید پمفلٹس (قسط اول)

معلوماتی پمفلٹس

صفحات 21

شیخ طریقت، امیر اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

معلوماتی پمفلٹس

دُعائے عطار: یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 21 صفحات کا رسالہ، "معلوماتی پمفلٹس" پڑھ یا سُن لے، اُسے اپنی زندگی نیکیوں میں گزارتے ہوئے نیکی کی دعوت عام کرنے کی توفیق عطا فرما اور اُسے بے حساب مغفرت سے نواز دے۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم: مسلمان جب تک مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا رہتا ہے فِرِشتے اُس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں، اب بندے کی مرضی ہے کم پڑھے یا زیادہ۔
(ابن ماجہ، 1/490، حدیث: 907)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

عجیب انداز میں نفس کی گرفت

حضرتِ سیِّد ابو محمد مُرتَعِش رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: "میں نے بہُت سے حج کئے اور ان میں سے اکثر سفرِ حج کسی قسم کا زادِ راہ لئے بِغیر کئے۔ پھر مجھ پر آشکار (یعنی ظاہر) ہوا کہ یہ سب تو میرے نفس کا دھوکا تھا کیونکہ ایک مرتبہ میری ماں نے مجھے پانی کا گھڑا بھر کر لانے کا حکم دیا تو میرے نفس پر ان کا حکم گِراں (یعنی بوجھ) گزرا، چُنانچہ میں نے سمجھ لیا کہ سفرِ حج میں میرے نفس نے میری مُوافَقَت فَقَط اپنی لذّت کے لئے کی اور مجھے دھوکے میں رکھا کیونکہ اگر میرا نفس فَناء ہو چکا ہوتا تو آج ایک حقِّ شَرعی پورا کرنا (یعنی ماں کی اطاعت کرنا) اسے (یعنی نفس کو) بے حد دشوار کیوں محسوس ہوتا!" (رسالہ قشیریہ، ص 135)

حُبِّ جاہ کی لذّت عبادت کی مَشَقَّت آسان کر دیتی ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ! ہمارے بُزُرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کیسی دینی سوچ رکھتے اور کس قَدَر عاجِزی کے خُوگر ہوتے ہیں! بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ عام لوگوں سے تو جُھک جُھک کر ملتے اور اُن کیلئے بِچھ بِچھ جاتے ہیں مگر والِدَین، بھائی بہنوں اور بال بچّوں کے ساتھ اُن کا رویّہ جارحانہ، غیر اخلاقی اور بسا اوقات سخت دل آزار ہوتا ہے، کیوں؟ اس لئے کہ عوام میں عمدہ اَخلاق کا مُظاہرہ مقبولیتِ عامّہ کا باعِث بنتا ہے، جبکہ گھر میں حسنِ سُلوک کرنے سے عزّت و شہرت ملنے کی خاص امّید نہیں ہوتی، اس لئے یہ لوگ عوام میں خوب میٹھے میٹھے بنے رہتے ہیں، اِسی طرح جو اسلامی بھائی بعض مستحب کاموں کے لئے بڑھ چڑھ کر قُربانیاں پیش کرتے مگر فرائض و واجبات کی ادائیگی میں کوتاہیاں برتتے ہیں مَثَلاً ماں باپ کی اِطاعت، بال بچّوں کی شریعت کے مطابِق تربیت اور خود اپنے لئے فرض عُلُوم کے حُصُول میں غفلت سے کام لیتے ہیں اُن کیلئے بھی اِس حکایت میں عبرت کے نِہایت اَہم مَدَنی پھول ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جن نیک کاموں میں "شُہرت ملتی اور واہ واہ ہوتی ہے" وہ دشوار ہونے کے باوُجُود بآسانی سَر انجام پا جاتے ہیں کیوں کہ حُبِّ جاہ (یعنی شُہرت و عزَّت کی چاہَت) کے سبب ملنے والی لذّت بڑی سے بڑی مشقت آسان کر دیتی ہے۔ یاد رکھئے! "حُبِّ جاہ" میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ عبرت کیلئے دو فرامینِ مصطَفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مُلاحظہ ہوں: ﴿1﴾ اللہ پاک کی طاعَت (یعنی عبادت) کو بندوں کی طرف سے کی جانے والی تعریف کی مَحَبَّت سے ملانے سے بچتے رہو، کہیں تمہارے اعمال برباد نہ ہو جائیں۔ (فردوس الاخبار، 1/223، حدیث: 1567) ﴿2﴾ دو بھوکے بھیڑیے بکریوں کے رَیوڑ میں اتنی تباہی نہیں مچاتے جتنی تباہی حُبِّ مال و جاہ (یعنی مال و دولت اور عزّت و شہرت کی محبَّت) مسلمان کے دین میں مچاتی ہے۔ (ترمذی، 4/166، حدیث: 2383)

حُبِّ جاہ کے مُتعلِّق اہم ترین مَدَنی پھول

"حُبِّ جاہ" کے تعلُّق سے اِحیاءُ العلوم کی تیسری جلد سے بتَصَرُّف کچھ مَدَنی پھول پیشِ خدمت ہیں:" (حُبِّ جاہ و رِیا) نفس کو ہلاک کرنے والے آخِری اُمور اور باطِنی مَکر و فَریب سے ہے، اِس میں عُلَماء، عبادت گزار اور آخِرت کی منزل طے کرنے والے لوگ مبتَلا کیے جاتے ہیں۔ اس طرح کے حَضرات بسا اوقات خوب کوشِشیں کر کے عبادات بجا لانے، نفسانی خواہِشات پر قابو پانے بلکہ شُبہات سے بھی خود کو بچانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں، اپنے اَعضا کو ظاہِری گناہوں سے بھی بچا لیتے ہیں مگر عوام کے سامنے اپنے نیک کاموں، دینی کارناموں اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے کی جانے والی کاوِشوں (جیسے کہ میں نے یہ کیا، وہ کیا، وہاں بیان تھا، یہاں بیان ہے، بیانات کیلئے اِتنی اِتنی تاریخیں "بُک" ہیں، مَدَنی مشورے میں رات اِتنے بج گئے اور آرام نہ ملنے کی تھکن ہے اِسی لئے آواز بیٹھی ہوئی ہے۔ مَدَنی قافِلے میں سفر ہے، اِتنے اِتنے مَدَنی قافلوں میں یا دینی کاموں کیلئے فُلاں فُلاں شہروں، ملکوں کا سفر کر چکا ہوں وغیرہ وغیرہ) کے اظہار کے ذَرِیعے اپنے نَفْس کی راحت کے طلبگار ہوتے ہیں، اپنا علم و عمل ظاہر کر کے مخلوق کے یہاں مقبولیّت اور ان کی طرف سے ہونے والی اپنی تعظیم و توقیر، واہ واہ اور عزّت کی لذَّت حاصل کرتے ہیں، جب مقبولیّت و شُہرت ملنے لگتی ہے تو اُس کا نَفْس چاہتا ہے کہ علم و عمل زیادہ سے زیادہ ظاہِر ہونا چاہئے تاکہ اور بھی عزّت بڑھے لٰہذا وہ اپنی نیکیوں، علمی صلاحیتوں کے تعلُّق سے مخلوق کی اطِّلاع کے مزید راستے تلاش کرتا ہے اور خالِقِ کریم کی اِطِّلاع پر (کہ میرا ربّ میرے اعمال سے باخبر ہے اور مجھے اجر دینے والا ہے اس پر) قناعت نہیں کرتا بلکہ اِس بات پر خوش ہوتا ہے کہ لوگ اِس کی واہ واہ اور تعریف کریں، خالِقِ کریم کی طرف سے حاصِل ہونے والی تعریف پر قَناعت نہیں کرتا، نَفْس یہ بات بخوبی جانتا ہے کہ

لوگوں کو جب اِس بات کا علم ہو گا کہ فُلاں بندہ نفسانی خواہِشات کا تارِک ہے، شُبہات سے بچتا ہے، راہِ خدا میں خوب پیسے خرچ کرتا ہے، عبادات میں سخت مَشَقَّت برداشت کرتا ہے (خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰے میں خوب آہ و وزاری کرتا اور آنسو بہاتا ہے، دینی کاموں کی خوب دھومیں مچاتا ہے، لوگوں کی اصلاح کیلئے بَہُت دل جلاتا ہے، خوب مَدَنی قافِلوں میں سفر کرتا، کراتا ہے، زَبان، آنکھ اور پیٹ کا قُفلِ مدینہ لگاتا ہے، روزانہ فیضانِ سنّت کے اِتنے اِتنے درس دیتا ہے، مَدْرَسۃُ المدینہ (بالغان)، نمازِ فجر کیلئے جگانے، عَلاقائی دَورہ کا بڑا ہی پابند ہے) تو اُن کی زبانوں پر اس کی خوب تعریف جاری ہو گی، وہ اسے عزّت و اِحترام کی نگاہ سے دیکھیں گے، اس کی ملاقات اور زیارت کو اپنے لئے باعثِ سعادت اور سرمایۂ آخِرت سمجھیں گے، حُصولِ بَرَکت کیلئے مکان یا دُکان پر دو قدم رکھنے، دُعا فرما دینے، چائے پینے، دعوتِ طعام قَبول کرنے کی نہایت لَجاجَت کے ساتھ درخواستیں کریں گے، اس کی رائے پر چلنے میں دو جہاں کی بھلائی تصوُّر کریں گے، اسے جہاں دیکھیں گے خدمت کریں گے اور سلام پیش کریں گے، اِس کا جھوٹا کھانے پینے کی حِرص کریں گے، اس کا تحفہ یا اِس کے ہاتھ سے مَس کی ہوئی چیز پانے میں سَبقت کریں گے، اس کی دی ہوئی چیز چُومیں گے، اس کے ہاتھ پاؤں چُومیں گے، اِحتِراماً ''حضرت! حُضُور! یا سیِّدی!'' وغیرہ اَلقاب کے ساتھ خاشِعانہ انداز اور آہِستہ آواز میں بات کریں گے، ہاتھ جوڑ کر سر جھکا کر دُعاؤں کی اِلتِجائیں کریں گے، مجالِس میں اِس کی آمد پر تعظیماً کھڑے ہو جائیں گے، اِسے ادب کی جگہ بٹھائیں گے، اِس کے آگے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوں گے، اِس سے پہلے کھانا شروع نہیں کریں گے، عاجِزانہ انداز میں تحفے اور نذرانے پیش کریں گے، تواضُع کرتے ہوئے اِس کے سامنے اپنے آپ کو چھوٹا (مَثَلاً خادِم وغلام) ظاہِر کریں گے، خرید و فَروخت اور مُعامَلات میں اِس سے مُرَوَّت بَرتیں گے، اس کو چیزیں عُمدہ کوالٹی کی اور وہ بھی سستی یا مفت دیں گے، اس کے کاموں میں اس کی عزّت کرتے ہوئے جُھک

جائیں گے۔لوگوں کے اس طرح کے عقیدت بھرے انداز سے نَفْس کو بَہُت زیادہ لذَّت حاصل ہوتی ہے اور یہ وہ لذَّت ہے جو تمام خواہِشات پر غالِب ہے، اِس طرح کی عقیدت مَندیوں کی لذَّتوں کے سبب گناہوں کا چھوڑنا اُسے معمولی بات معلوم ہوتی ہے کیوں کہ ''حُبِّ جاہ'' کے مریض کو نَفْس گناہ کروانے کے بجائے اُلٹا سمجھاتا ہے کہ دیکھ گناہ کریگا تو عقیدت مند آنکھیں پھیر لیں گے! لٰہذا نَفْس کے تعاون سے مُعتَقِدین میں اپنا وقار برقرار رکھنے کے جذبے کے سبب عبادت پر اِستِقامت کی شدّت نرمی وآسانی محسوس ہوتی ہے کیونکہ وہ باطِنی طور پر لذَّتوں کی لذَّت اور تمام شَہوات(یعنی خواہشات)سے بڑی شَہوت (یعنی عوام کی عقیدت سے حاصل ہونے والی لذّت)کا اِدراک (یعنی پہچان) کر لیتا ہے،وہ اِس خوش فہمی میں پڑ جاتا ہے کہ میری زندَگی اللہ پاک کے لیے اور اس کی مرضی کے مطابِق گزر رہی ہے، حالانکہ اُس کی زندَگی اُس پوشیدہ (حُبِّ جاہ یعنی اپنی واہ واہ چاہنے والی چُھپی)خواہش کے تَحت گزرتی ہے جس کے اِدْراک (یعنی سمجھنے)سے نہایت مضبوط عَقلیں بھی عاجِزو بے بس ہیں، وہ عبادتِ خداوندی میں اپنے آپ کو مُخلِص اور خود کو اللہ کے مَحارِم(حرام کردہ مُعاملات) سے اِجتِناب (یعنی پرہیز) کرنے والا سمجھ بیٹھتا ہے،حالانکہ ایسا نہیں وہ تو بندوں کے سامنے زَیب وزینت اور تَصنُّع (یعنی بناوٹ)کے ذَرِیعے خوب لذّتیں پارہا ہے، اسے جو عزّت و شُہرت مِل رہی ہے اِس پر بڑا خوش ہے۔ اِس طرح عِبادتوں اور نیک کاموں کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے اور اس کا نام مُنافِقوں کی فِہرِست میں لکھا جاتا ہے اور وہ نادان یہ سمجھ رہاہوتا ہے کہ اسے اللہ کا قُرب حاصل ہے!'' (احیاء العلوم،3/338بتصرف)

مرا ہر عمل بس تِرے واسِطے ہو   کر اخلاص ایسا عطا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش،ص78)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

فون پر یا بِالمُشافہ بات شروع کرنے سے قبل کی 40 نیّتیں

(ان میں سے موقع کی مناسبت سے دو چار نیّتیں کر ہی لیجئے)

﴿1﴾ حتَّی الامکان نگاہیں نیچی ﴿2﴾ مَع اچّھی نیّت سلام میں پہل ﴿3﴾ جوابِ سلام ﴿4﴾ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی محمَّد ﴿5﴾ مزاج پُرسی ﴿6﴾ وہ طبیعت پوچھیں تو حمد ﴿7﴾ چھینک کا جواب ﴿8﴾ اپنی چھینک کی حمد کے جواب پر جوابُ الجواب ﴿9﴾ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَھُمْ پر عمل ﴿10﴾ کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِھِمْ کا خیال ﴿11﴾ پہلے تولوں گا بعد میں بولوں گا ﴿12﴾ مُہذَّب لہجہ، آپ جناب... ﴿13﴾ گفتگو میں مسکرانے کی سنَّت ﴿14﴾ غیر ضَروری بات نہیں ﴿15﴾ چیخ کر بات نہیں ﴿16﴾ طنز نہیں ﴿17﴾ بے جا اعتراض نہیں ﴿18﴾ مخاطب کے غُصّے پر نرمی ﴿19﴾ "لمبی" نہیں کروں گا ﴿20﴾ کم الفاظ ﴿21﴾ جھوٹ، جھوٹے مبالغے نہیں ﴿22﴾ بے سوچے ہاں میں ہاں نہیں ﴿23﴾ جھوٹی تعریف و خوشامد نہیں ﴿24﴾ مخاطب کو خاموشی سے سنوں گا ﴿25﴾ بات نہیں کاٹوں گا ﴿26﴾ سمجھ جانے کے باوُجود "ہیں؟" یا "جی؟" یا "کیا کہا؟" یا سوالیہ انداز میں سر سے اشارہ کرنے سے اجتِناب ﴿27﴾ سیاسی تبصروں اور ﴿28﴾ دہشت گردیوں کے بے جا تذکروں سے اجتناب ﴿29﴾ غائب کے مَنفی تذکرے پر چوکس ہو کر غیبت و تُہمت کی تعریف پر مُتوجِّہ ﴿30﴾ غیبت چغلی کرنے سننے سے پَرہیز ﴿31﴾ ضرور تاً تُوبُوۤا اِلَی اللہ! ﴿32﴾ نیکی کی دعوت ﴿33﴾ بِالمُشافہ میں ممکن ہوا تو کچھ نہ کچھ لکھ کر یا اشارے سے ﴿34﴾ خَلطِ مبحث نہیں ﴿35﴾ دل آزاری سے اِجتِناب ﴿36﴾ خوش خبری پر مبارکباد ﴿37﴾ پریشانی پر غمخواری ﴿38﴾ دوسروں کیلئے سلام ﴿39﴾ دعائے مغفِرتِ بے حساب کی مَدَنی التجا ہے ﴿40﴾ سلامِ رُخصت۔

مکانات کے بارے میں اَہَم ہِدایات

دو فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ﴿1﴾ جب قضائے حاجت کیلئے جاؤ تو قبلے کو نہ منہ کرو اور نہ پیٹھ۔ (بخاری، 1/155، حدیث:394) ﴿2﴾ جو کوئی قضائے حاجت کے وَقت قبلے کو منہ اور پیٹھ نہ کرے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔ (معجم اوسط، 1/362، حدیث:1321) اگر مکان کا نقشہ بناتے بنواتے وقت آر کیٹیکٹ اور بلڈرز وغیرہ اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ذیل کی چند باتوں پر عمل کریں تو بہت سارا ثواب کما سکتے ہیں: ﴿1﴾ واش روم بنانے میں W.C. کی ترکیب اِس طرح ہو کہ بیٹھتے وَقت مُنہ یا پیٹھ قِبلے سے 45ڈگری کے باہَر رہے اور آسانی اِس میں ہے کہ رُخ قِبلے سے 90ڈگری پر ہو یعنی نَماز کے بعد دونوں بار سلام پھیرنے میں جس طرف منہ کرتے ہیں ان دونوں سَمتوں میں سے کسی ایک جانِب W.C. کا رُخ رکھئے۔ فقہ حَنَفی کی مشہور کتاب "دُرِّ مُختار" میں ہے: قضائے حاجت اور پیشاب کرتے وقت قبلے کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا ناجائز و گناہ ہے۔ (درمختار، 1/608) ﴿2﴾ فَوّارہ (SHOWER) لگانے میں بھی یِہی اِحتیاط رکھی جائے تا کہ بَرَہنہ نہانے والا قبلے کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے سے بچا رہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: "بَحالتِ بر ہنگی (بَ۔رَہ۔نَ۔گی یعنی ننگے ہونے کی حالت میں) قبلے کو منہ یا پیٹھ کرنا مکروہ و خلافِ ادب ہے۔" (فتاوٰی رضویہ، 23/349) ﴿3﴾ بیڈ روم میں پلنگ کی ترکیب اِس طرح رکھی جائے کہ سونے میں پاؤں قبلے کی طرف نہ ہوں، کم از کم 45ڈگری کے باہَر رہیں۔ "فتاوٰی شامی" میں ہے: "جان بوجھ کر قبلے کی طرف پاؤں پھیلانا مکروہِ تنزیہی ہے۔" (فتاوٰی شامی، 1/608، 610 ملخصا) ﴿4﴾ بالفرض اگر w.c. یا شاور یا چارپائی پلنگ وغیرہ کا رخ غَلَط ہو کہ بَرَہنہ ہونے کی حالت میں منہ یا پیٹھ قبلہ رو ہوں یا سوتے ہوئے پاؤں، تو اِستِنجا کرنے والے یا نہانے والے یا سونے والے کو بہر صورت اس کا خیال رکھنا ہو گا کہ وہ بَرَہنہ ہو کر قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ

کرے، یونہی پاؤں نہ پھلائے۔

نیکی کی دعوت (مختصر)

ہم اللہ پاک کے گناہ گار بندے اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے غلام ہیں۔ یقیناً زندگی مختصر ہے، ہم ہر وقت موت کے قریب ہوتے جارہے ہیں، ہمیں جلد ہی اندھیری قبر میں اتار دیا جائے گا، نَجات اللہ پاک کا حکم ماننے اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنتوں پر عمل کرنے میں ہے۔

عاشقانِ رسول کی دینی تحریک، ”دعوتِ اسلامی“ کا ایک مَدَنی قافلہ...... سے آپ کے علاقے کی...... مسجد میں آیا ہوا ہے۔ ہم ”نیکی کی دعوت“ دینے کیلئے حاضر ہوئے ہیں۔ مسجد میں ابھی درس جاری ہے، درس میں شرکت کرنے کیلئے مہربانی فرما کر ابھی تشریف لے چلئے، ہم آپ کو لینے کیلئے آئے ہیں، آیئے! تشریف لے چلئے! (اگر وہ تیّار نہ ہوں تو کہیں کہ) اگر ابھی نہیں آسکتے تو نمازِ مغرب وہیں ادا فرمالیجئے، نماز کے بعد اِن شاءَ اللہُ الکریم سنتوں بھرا بیان ہو گا، آپ سے درخواست ہے کہ بیان ضرور سنئے گا۔ اللہ پاک ہمیں اور آپ کو دونوں جہانوں کی بھلائیاں نصیب فرمائے، اٰمین۔

سب سے اچّھا کون؟

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم منبرِ اقدس پر جلوہ فرما تھے کہ ایک صَحابی رضی اللہُ عنہ نے عرض کی: ”یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! لوگوں میں سب سے اچّھا کون ہے؟“ فرمایا: لوگوں میں سے وہ شخص سب سے اچّھا ہے جو کثرت سے قراٰنِ کریم کی تِلاوت کرے، زیادہ مُتّقی ہو، سب سے زیادہ نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے مَنع کرنے والا ہو اور سب سے زیادہ صِلَۂ رِحمی (یعنی رشتے داروں کے ساتھ اچّھا برتاؤ) کرنے والا ہو۔“ (مسند امام احمد، 10/402، حدیث: 27504)

”عمامہ باندھنا سنّت ہے“ کے سترہ حُرُوف کی نسبت سے عمامے کے 17 مَدَنی پھول

6 فرامِینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ﴿1﴾ عمامے کے ساتھ دو رَکعت نَماز بِغیر عمامے کی ستّر (70) رَکعتوں سے اَفضل ہیں (الفردوس بمأثور الخطاب، 2/265، حدیث: 3233)

﴿2﴾ ٹوپی پر عمامہ ہمارے اور مُشرِکین کے درمیان فرق ہے ہر پیچ پر کہ مسلمان اپنے سر پر دے گا اس پر روزِ قیامت ایک نور عطا کیا جائے گا۔(جامع صغیر، ص353، حدیث:5725)

﴿3﴾ بے شک اللہ پاک اور اس کے فِرِشتے دُرُود بھیجتے ہیں جمعے کے روز عمامے والوں پر(الفردوس بمأثور الخطاب، 1/147، حدیث:529) ﴿4﴾ عمامے کے ساتھ نَماز دس ہزار نیکیوں کے برابر ہے(الفردوس بمأثور الخطاب 2/406، حدیث:3805۔ فتاوٰی رضویہ 6/220) ﴿5﴾ عمامے کے ساتھ ایک جُمُعہ بغیر عمامے کے ستّر (70) جمعوں کے برابر ہے(تاریخ ابن عساکر، 37/355)

﴿6﴾ عمامے عرب کے تاج ہیں تو عمامہ باندھو تمہارا وقار بڑھے گا اور جو عمامہ باندھے اُس کے لئے ہر پیچ پر ایک نیکی ہے۔(جمع الجوامع، 5/202، حدیث:14536) ﴿7﴾ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب بہارِ شریعت حصّہ:16(312صَفحات)، صفحہ 303 پر ہے: عمامہ کھڑے ہو کر باندھے اور پاجامہ بیٹھ کر پہنے، جس نے اس کا الٹا کیا(یعنی عمامہ بیٹھ کر باندھا اور پاجامہ کھڑے ہو کر پہنا)وہ ایسے مرض میں مُبتَلا ہو گا جس کی دوا نہیں ﴿8﴾ مناسِب یہ ہے کہ عمامے کا پہلا پیچ سر کی سیدھی جانب جائے۔(فتاوٰی رضویہ، 22/199) ﴿9﴾ خاتَمُ المرسلین، رَحمۃٌ للعالمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارَک عِمامے کا شملہ عموماً پُشت (یعنی پیٹھ مبارک) کے پیچھے ہوتا تھا اور کبھی کبھی سیدھی جانب، کبھی دونوں کندھوں کے درمِیان دو شملے ہوتے، اُلٹی جانب شملے کا لٹکانا خلافِ سنّت ہے۔(اشعۃ اللمعات، 3/582) ﴿10﴾ عمامے

کے شملے کی مقدار کم از کم چار اُنگل اور زیادہ سے زیادہ (آدھی پیٹھ تک یعنی تقریباً) ایک ہاتھ (فتاوٰی رضویہ،182/22) ﴿11﴾ عمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھئے۔ (کشف الالتباس فی استحباب اللباس، ص38) ﴿12-13﴾ عمامہ میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ گز سے زیادہ اور اس کی بندِش گنبد نُما ہو۔ (فتاوٰی رضویہ،186/22) ﴿14-15﴾ رومال اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آسکیں جو سر کو چھپالیں تو وہ عمامہ ہی ہو گیا اور چھوٹا رومال جس سے صرف دو ایک پیچ آسکیں لپیٹنا مکروہ ہے (فتاوٰی رضویہ 299/7) ﴿16﴾ عمامہ اُتارتے وَقت (بندھا بندھایار کھ دینے کے بجائے) ایک ایک کر کے پیچ کھولا جائے۔ (فتاوٰی عالمگیری،330/5) ﴿17﴾ حضرتِ علّامہ شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلَوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: "دَستار مُبارک آنحَضرت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دَر اَکثَر سَفَید بُوْد وَ گاہے سِیاہ اَحیاناً سَبز۔ (نبیِّ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا عمامہ شریف اکثر سفید، کبھی سیاہ اور کبھی سبز ہوتا تھا۔) (کشف الالتباس فی استحباب اللباس، ص38)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

حضور کے عمامہ شریف کا نام

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے عمامہ شریف کا بھی نام رکھا ہوا تھا چنانچہ فَنَافِی الرَّسول حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نَبہَانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نبیِّ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے عمامے شریف کا نام "سَحاب" تھا جو آپ نے حضرت علیُّ المُرتضٰی رضی اللہُ عنہ کو عطا فرمادیا تھا۔ (وسائل الوصول الی شمائل الرسول، ص119)

شان کیا پیارے عمامے کی بیاں ہو یا نبی
تیری نعلِ پاک کا ہر ذرّہ رشکِ طور ہے

امامِ مسجد کے لیے نہایت مفید 30 مَدَنی پھول

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: "تم میں سے اچھے لوگ اذان کہیں اور قُرّاء اِمامت کریں۔" (ابو داود، 1/242، حدیث: 590) ارشادِ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ: اسلام میں نماز بہت اہم عبادت ہے اور اس کی ادائیگی کیلئے بہت احتیاط درکار ہے یہاں تک کہ ہمارے علمائے کرام نے صراحت فرمائی ہے، "اگر نماز چند وجہ سے صحیح ہوتی ہے اور ایک وجہ سے فاسد، تو اسے فاسد ہی قرار دیں گے۔" (فتاویٰ رضویہ، 6/555 تسہیلاً) مزید فرماتے ہیں: "امام ایسا شخص (مقرر) کیا جائے جس کی طہارت صحیح ہو، قراءت صحیح ہو، سُنّی صحیحُ العقیدہ ہو، فاسق نہ ہو، اس میں کوئی بات نفرتِ مُقتَدِیان کی نہ ہو، مسائلِ نماز وطہارت سے آگاہ ہو۔" (فتاویٰ رضویہ، 6/619)

❀ اسلام کی بہترین خدمت اور رزقِ حلال کے حصول کا ایک عمدہ ذریعہ مسجد کی "امامت" بھی ہے، مگر خبردار! بے پروائی کے باعث مقتدیوں کی نمازوں کا بوجھ جہنّم میں پہنچا سکتا ہے، لہٰذا طہارت و نماز وغیرہ کے ضروری مسائل سے آگاہی ہونا اور ان کے مطابق عمل کرنا لازِم ہے۔ ممکن ہو تو "دعوتِ اسلامی" کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی میں (یا جہاں میسر آئے وہاں) امامت کورس ضرور ضرور ضرور کیجیے۔ (اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "شعبہ امامت کورس" کے تحت 5 ماہ کا "امامت کورس" اور اور 10 ماہ کا "قرآن لَرننگ کورس" شروع کیا گیا ہے۔)

﴿1﴾ "بہارِ شریعت" کے ابتدائی چار حصے پڑھ کر سمجھ لیجیے، ضرورتاً علمائے اہلِ سُنّت سے بھی رہنمائی حاصل کیجئے ﴿2﴾ نماز میں جو سورتیں اور اَذکار پڑھتے ہیں وہ لازماً کسی سُنّی قاری

صاحب کو سنا دیجئے (دعوتِ اسلامی کی ''ٹیسٹ مجلس'' کو بھی سنا سکتے ہیں) ﴿3﴾ اگر مَعاشی پریشانی نہ ہو تو بلا اُجرت امامت اِن شاءَ اللہ آپ کیلئے دونوں جہاں میں باعثِ سعادت ہے۔

بِلا اُجرت اذان وامامت کی فضیلت: حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ''امام و مُؤَذِّن کو ان سب کے برابر ثواب ہے جنہوں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔'' (کنزالعمال، 4/239، حدیث: 20370، بہارِ شریعت، 1/558) ﴿4﴾ بلا سخت مجبوری تنخواہ بڑھانے کا مطالبہ مناسب نہیں ﴿5﴾ زیادہ مُشاہرے کی لالچ میں دوسری مسجد میں چلے جانا ایک امام کو کسی طرح زیب نہیں دیتا ﴿6﴾ ہو سکے تو پیشگی تنخواہ نہ لیجئے بلکہ پہلی تاریخ سے قبل بھی تنخواہ قبول نہ کیجئے کہ زندگی کا کیا بھروسا! ﴿7﴾ سوال کرنے، بلکہ قرض مانگنے سے بھی بچئے ﴿8﴾ آج کل بعض امام و خطیب اپنے آپ کو صرف ''خطیب'' اور بعض مُؤَذِّن صاحِبان خود کو ''نائب امام'' کہنا کہلوانا پسند کرنے لگے ہیں، امامُ الانبیا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے غلام کو ''امام'' اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مُؤَذِّن حضرتِ بلال رضی اللہُ عنہ کے دیوانے کو ''مُؤَذِّن'' کہلوانے میں شرم محسوس نہیں کرنی چاہیے ﴿9﴾ لباسِ تقویٰ اختیار کیجئے۔ جھوٹ، غیبت، چغلی، وعدہ خلافی وغیرہ گناہوں سے پرہیز کرتے رہئے، ورنہ آخرت کے نقصان کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی لوگ آپ سے بد ظن ہوں گے ﴿10﴾ زیادہ بولنے، خوب قہقہے لگانے اور مذاق مسخری کرنے سے عزت و وقار میں کمی آتی ہے، مقتدیوں سے زیادہ بے تکلف بھی مت ہوں ورنہ آپس کا لحاظ جاتا رہے گا ﴿11﴾ حُبِّ جاہ سے بچئے، شہرت و عزت بنانے کی خواہش و کوشش میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے ﴿12﴾ امام کا مِلَنْسار ہونا لوگوں کو دین کے قریب کرنے کیلئے نہایت مفید ہے لہٰذا نمازوں کے بعد لوگوں سے ملاقات فرمایئے پھر تھوڑی دیر کیلئے وہیں تشریف بھی رکھئے مگر دنیا کی باتیں ہرگز مت کیجئے، صرف دینی گفتگو

وہ بھی آہستگی کے ساتھ کیجئے، کہ نمازیوں وغیرہ کو تشویش (یعنی پریشانی) نہ ہو ﴿13﴾ جو امام ملنسار نہ ہو، لوگوں سے دُور دُور رہے یا صرف اپنے جیسے داڑھی عمامے والوں ہی سے میل جول رکھے تو ہو سکتا ہے عام لوگ اُس امام سے دُور بھاگیں، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ امامت وغیرہ میں آڑا (یعنی مشکل) وقت آنے کی صورت میں لوگوں کے تعاون سے محرومی رہے اور پھر...... ﴿14﴾ مُؤَذِّن و خُدّامِ مسجد وغیرہ سے محبت بھرا رویہ رکھئے، ان پر حکم چلانے کے بجائے سعادت سمجھتے ہوئے موقع بہ موقع اپنے ہاتھوں سے مسجد کی صفائی وغیرہ کرتے رہئے، دریاں بھی خود بچھالیجئے، غیر ضروری بتی پنکھے وغیرہ بھی خود ہی بند کردیجئے ﴿15﴾ وضو خانے وغیرہ کی صفائی میں بھی خُدّامِ مسجد کا ہاتھ بٹایئے۔ اِن شاءَ اللہ خوب ثواب بھی ملے گا اور محبت بھری فضا بھی قائم ہوگی ﴿16﴾ مسجد کی انتظامیہ کے ساتھ ہرگز اُلجھاؤ پیدا نہ کیجئے، ان کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آیئے اور کوشش کرکے انہیں ہر ماہ تین دن کیلئے دعوتِ اسلامی کے سنّتیں سیکھنے سکھانے کے مَدَنی قافلوں میں سفر کروایئے ﴿17﴾ کسی بھی سُنّی امام و انتظامیہ سے ہرگز مت بگاڑیئے، ان پر تنقید کرکے انہیں اپنا مخالف نہ بنایئے، بالفرض کبھی آپ سے کوتاہی ہو بھی جائے تو فوراً معافی مانگ لیجئے۔ ہاں اگر کسی کی شرعی غلطی ہو تو نہایت نرمی کے ساتھ براہِ راست اس کی اصلاح کیجئے ﴿18﴾ اَطراف کی مساجد کے ائمۂ اہلِ سُنّت اور مساجد کی کمیٹیوں سے اچھے تعلقات قائم کیجئے اور انہیں دعوتِ اسلامی سے خوب قریب کیجئے اور سنّتیں سیکھنے سکھانے کے مَدَنی قافلوں میں ہر ماہ تین دن کیلئے سفر کروایئے ﴿19﴾ جمعہ و عیدین میں اعلیٰ حضرت کے "خطباتِ رضویہ" ہی پڑھئے۔ ("اسلامک ریسرچ سینٹر" (دعوتِ اسلامی) نے ان خطبوں کو مختصر کر کے "فیضانِ خطباتِ رضویہ" کے نام سے جاری کیا ہے) ﴿20﴾ جمعہ کو عموماً نمازیوں کی اکثریت

خطبے کے وقت پہنچتی ہے، ایسے میں لوگوں کی نفسیات کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے، مثلاً مقررہ وقت پر جماعت قائم ہونا، بیان میں مناسب دلچسپی کا سامان مہیا کرنا وغیرہ۔ بیان آسان اور سادہ الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے ، عوام میں اَدَق (یعنی بہت مشکل) مضامین نہ چھیڑیئے، اِس روایت: کَلِّمِ النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ (یعنی ”لوگوں کی عقلوں کے مطابق کلام کرو۔“(مرقات،9/373)) کو مدِّ نظر رکھئے، عموماً لوگ اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کے واقعات و کرامات دلچسپی سے سنتے ہیں اور اگر اُن کو سنّتیں بھی سکھائی جائیں تو ایک دَم قریب آجاتے ہیں۔ قبر و آخرت کی تیاری کا ذہن بھی دیجئے، ہر بیان کا اختتام دعوتِ اسلامی کے سنّتیں سیکھنے سکھانے کے مَدَنی قافلوں میں سفر کی ترغیب پر ہو تو مدینہ مدینہ۔ (بالخصوص دعوتِ اسلامی کے شعبہ ”ائمۂ مساجد“ سے تعلق رکھنے والے ائمہ و خطبا ”ہفتہ وار رسالہ مطالعہ“ سے ہی جمعہ کا بیان فرمائیں) ﴿21﴾ بیان، خطبہ، دعا و صلوٰۃ و سلام وغیرہ کیلئے اسپیکر آف (OFF) ہونے کی حالت میں منہ کی سیدھ میں پہلے ہی سے جمالیجئے پھر اس کو آن (ON) کیجئے ورنہ ” کھڑ کھڑ“ کا انتہائی ناپسندیدہ شور مسجد میں گونجے گا ﴿22﴾ علمائے اہلِ سُنّت کے مابین جن مسائل میں اختلاف پایا جاتا ہے اُن کے بیان سے اِجتناب فرمایئے ﴿23﴾ اگر آپ باصلاحیت عالمِ دِین ہیں تو روزانہ درسِ قرآن (کنزالایمان شریف، تفسیر صراط الجنان سے) اور اِسی طرح اہل ہونے کی صورت میں درسِ حدیث دینے کا شرف حاصل کیجئے ﴿24﴾ بیان وغیرہ میں اپنے لیے عاجزی کے الفاظ کہتے وقت دل پر غور کرلیجئے اگر اُس وقت قلب عاجزی سے خالی ہو تو اِنکساری کے الفاظ سے آپ خود کو جھوٹ اور ریاکاری کے گناہ سے کس طرح بچا سکیں گے؟ ﴿25﴾ درس و بیان سے قبل تیاری کی عادت بنایئے ﴿26﴾ دیگر کتبِ دینیہ کے ساتھ ساتھ حُسّامُ الحَرَمَین، اِحیاءُ العُلوم، مِنْہَاجُ العابِدین وغیرہ بھی مطالعے میں رکھئے

﴿27﴾ روزانہ فیضانِ سنت کا درس دینے یا سننے کی سعادت حاصِل کیجئے ﴿28﴾ آپ کی مسجد میں ہفتہ وار علاقائی دورہ ضرور ہونا چاہیے اس میں آپ خود بھی شریک ہوں، پھر دیکھئے آپ کی مسجد میں سنتوں کی کیسی بہاریں آتی ہیں ﴿29﴾ ہر ماہ کم از کم تین دن سنتیں سیکھنے سکھانے کیلئے مَدَنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول بنایئے، اِن شاءَ اللہ اس کی برکتیں خود ہی دیکھ لیں گے ﴿30﴾ روزانہ اپنے اعمال کا جائزہ لے کر "نیک اعمال" کا رسالہ پُر کیجئے اور ہر ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے "شعبۂ اصلاحِ اعمال" کے ذمّے دار اسلامی بھائی کو جمع کرواتے رہئے۔ اِن شاءَ اللہ تقویٰ کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا اور عشقِ رسول کے چھلکتے جام نصیب ہوں گے۔

قیامت کی دَہشت سے محفوظ لوگ

حضرتِ عبد اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَروَر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: "تین لوگ ایسے ہونگے جنہیں بڑی گھبراہٹ (یعنی قیامت) دہشت زدہ نہ کرسکے گی اور حساب ان تک نہ پہنچے گا، وہ مُشک کے ٹیلے پر ہونگے یہاں تک کہ مخلوق حساب سے فارغ ہو جائے۔ (پہلا:) وہ شخص جو اللہ پاک کی رضا کے لئے قرآن پڑھے اور اس کے ذریعے قوم کی امامت کرائے اور قوم بھی اس سے راضی ہو۔ (دوسرا:) اللہ پاک کی رضا کے لئے نمازوں کی طرف بلانے والا (یعنی موذن)۔ (تیسرا:) وہ غلام جس نے اپنے رب اور اپنے دنیوی آقا کا معاملہ خوش اسلوبی سے نبھایا۔" (معجم اوسط، 6/425، رقم:9280)

فضائلِ آفات اور 20 روحانی علاج

❀ تین فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ﴿1﴾ مسلمان کو جو بھی تکلیف، بیماری، دُکھ، پریشانی، اَذِیت اور غم پہنچے یہاں تک کہ اگر اس کو کانٹا بھی چُبھ جائے، اللہ پاک ان کے سبب اُس کے گناہ مٹادیتا ہے۔ (بخاری، 4/3، حدیث: 5641) ﴿2﴾ قیامت کے دن جب مصیبت زدہ لوگوں کو ثواب دیا جائے گا تو عافیت کے ساتھ رہنے والے تمنا کریں گے کہ "کاش! دنیا میں ان کی کھالیں قینچیوں سے کاٹی جاتیں۔" (ترمذی، 4/180، حدیث: 2410) ﴿3﴾ جو ایک رات بیمار رہا، صبر کیا اور اللہ پاک کی رِضا پر راضی رہا تو وہ گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے اُس کی ماں نے اُسے آج ہی جَنا ہو۔ (نوادرالاصول، 3/147)

جے سوہنا میرے دُکھ وِچ راضی　　تے میں سُکھ نوں چُلّھے پاواں

❀ رَحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حضرتِ اُمُّ السّائب کے پاس تشریف لے گئے، فرمایا: تجھے کیا ہوا ہے جو کانپ رہی ہے؟ عرض کی: بخار ہے، اللہ پاک اس میں بَرَکت نہ کرے۔ فرمایا: بخار کو برا نہ کہہ کہ وہ آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے مَیل کو۔ (مسلم، ص1068، حدیث: 6570)

❀ حضرت عطاء بن ابو رَباح رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابنِ عبّاس رضی اللہُ عنہما نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں اہلِ جنت میں سے کوئی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے عرض کی: ضرور دکھایئے۔ فرمایا: یہ حبشی عورت، جب یہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس آئی تو اِس نے عرض کی: مجھے "مِرگی" ہے جس کی وجہ سے میرا سَتْر یعنی پردہ کھل جاتا ہے لہٰذا اللہ پاک سے میرے لئے دعا کیجئے۔ ارشاد ہوا: اگر تم چاہو تو صبر کرو اور تمہارے لئے جنت ہے اور اگر چاہو تو میں اللہ پاک سے تمہارے لئے دعا کروں کہ وہ تمہیں عافیت

عطا فرمادے۔ تو اس نے عرض کی: میں صبر کروں گی۔ پھر عرض کی: میرا پردہ کُھل جاتا ہے، اللہ پاک سے دعا کیجئے کہ میرا پردہ نہ کھلا کرے۔ پھر آپ نے اُس کے لئے دعا فرمائی۔
(بخاری 4/6، حدیث:5652)
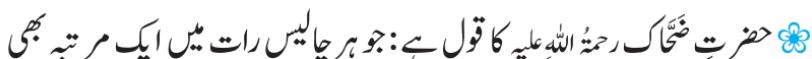
❀ حضرتِ ضَحّاک رحمۃُ اللہِ علیہ کا قول ہے: جو ہر چالیس رات میں ایک مرتبہ بھی آفت یا فکر و پریشانی میں مبتلا نہ ہو اُس کے لیے اللہ پاک کے یہاں کوئی بھلائی نہیں۔
(مکاشفۃ القلوب، ص15)

میرے بیمار، بخت بیدار! دیکھا آپ نے! بیماری اور آفت کتنی بڑی نعمت ہے کہ اِس کی بَرَکت سے اللہ پاک بندے کے گناہ مٹاتا اور دَرَجات بڑھاتا ہے، بے شک مرض ہو یا زخم، ذہنی ٹینشن ہو یا گھبراہٹ، نیند کم آتی ہو یا نفسیاتی اَمراض، اولاد کے سبب غم ہو یا بے اولادی کا صدمہ، روزی کی تنگی ہو یا قرضے کا بہت بڑا بوجھ اَلغرض مسلمان کو مصیبتوں پر ثواب ملتا ہے، ہر صورت میں صَبر سے کام لیجئے کہ بے صبری سے تکلیف تو جاتی نہیں اُلٹا نقصان ہی ہوتا ہے اور وہ بھی بہت بڑا نقصان یعنی صبر کے ذَرِیعے ہاتھ آنے والا ثواب ہی ضائع ہو جاتا ہے۔ یاد رکھئے! سب سے خطرناک بیماری کفر کی بیماری ہے اور گناہوں کی بیماری بھی سخت تشویش ناک ہے۔ آفت و مصیبت اور بیماری و پریشانی لوگوں سے چھپانا کارِ ثواب ہے۔ فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: ”جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر اُس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں سے شکایت نہ کی تو اللہ پاک پر حق ہے کہ اس کی مغفِرت فرمادے۔“ (معجم اوسط، 1/214، حدیث 737)

❀ حضرت شیخ سعدی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ دریا کے کنارے پر ایک بزرگ تشریف فرما تھے اُن کے مُبارک پاؤں کو چیتے نے کاٹ لیا تھا اور زَخم بے حد خطرناک

صورت اِختیار کر گیا تھا، لوگ جمع تھے اور ان پر رَحم کھا رہے تھے۔ مگر وہ فرما رہے تھے، کوئی تشویش کی بات نہیں یہ تو مقامِ شکر ہے کہ مجھے جسمانی مرض ملا، اگر میں گناہوں کے مرض میں مبتلا ہو جاتا تو کیا کرتا! (گلستان سعدی، ص60)

﴿1﴾ روزی کیلئے: یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ 500 بار، اوّل آخر درود شریف 11،11 بار، بعد نمازِ عشا قبلہ رُو با وضو ننگے سر ایسی جگہ پڑھئے کہ سر اورآسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو، یہاں تک کہ سر پر ٹوپی بھی نہ ہو۔ اسلامی بہنیں ایسی جگہ پڑھیں جہاں کسی اجنبی یعنی غیر مَحرَم کی نظر نہ پڑے۔ اِنْ شَاءَ اللہ روزی کی تنگی دُور ہو گی۔ ﴿2﴾ یَااَللّٰہُ 101 بار کاغذ پر لکھ کر تعویذ بنا کر بازو پر باندھ لیجئے، جائز کام دھندے اور حلال نوکری میں دل لگ جائے گا۔ ﴿3﴾ 7 روز تک ہر نَماز کے بعد یَا رَزَّاقُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا سَلَامُ 112 بار پڑھ کر دعا کیجئے، اِنْ شَاءَ اللہ بیماری، تنگدستی و ناداری سے نجات حاصِل ہو گی۔

﴿4﴾ چوری سے حفاظت: یَا جَلِیْلُ (اے بزرگی والے) 10 بار پڑھ کر اپنے مال واَسباب اور رقم وغیرہ پر دم کر دیجئے، اِنْ شَاءَ اللہ چوری سے محفوظ رہے گا۔ ﴿5﴾ شادی کیلئے: جن لڑکیوں کی شادی نہ ہوتی ہو یا منگنی ہو کر ٹوٹ جاتی ہو وہ نمازِ فجر کے بعد یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام 312 بار پڑھ کر اپنے لئے نیک رشتہ ملنے کی دعا کریں، اِنْ شَاءَ اللہ جلد شادی ہو اور خاوَند بھی نیک ملے۔ ﴿6﴾ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْم 143 بار لکھ کر تعویذ بنا کر کنوارا اپنے بازو میں باندھے یا گلے میں پہن لے اُس کی جلد شادی ہو جائے گی اور گھر بھی اچھا چلے گا۔ ﴿7﴾ اولادِ نرینہ کیلئے: یَا مُتَکَبِّرُ 10 بار، زوجہ سے ”ملاپ“ سے قبل پڑھ لینے والا نیک بیٹے کا باپ بنے گا۔ ﴿8﴾ حاملہ شہادت کی انگلی اپنی ناف کے گرد گھماتے ہوئے یَا مَتِیْنُ 70 بار پڑھے۔ یہ عمل 40 دن تک جاری رکھے، اللہ کے فضل و کرم سے بیٹا عنایت ہو گا۔ اِس عمل میں ہر مَرَض کا علاج ہے۔ کوئی

سا بھی مریض یہ عمل کرے تو اِن شاءَ اللہ شفا پائے۔(ناف سے کپڑا ہٹانے کی ضرورت نہیں، کپڑے کے اوپر ہی سے یہ عمل کرنا ہے) ﴿9﴾ حاملہ کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر شوہَر اِس طرح کہے: ”اِنْ کَانَ ذَکَرًا فَقَدْ سَمَّیْتُہُ مُحَمَّدًا۔ ترجمہ: اگر لڑکا ہے تو میں نے اس کا نام محمّد رکھا“ (اِن شاءَ اللہ لڑکا پیدا ہو گا۔ اگر کہتے وقت عَرَبی عِبارت کے معنیٰ ذِہن میں ہوں تو ترجَمے کے الفاظ کہنے کی ضرورت نہیں ورنہ ترجَمے کے الفاظ بھی کہہ لیں)

﴿10﴾ دشمن سے حفاظت کیلئے: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے بکثرت پڑھنے سے اِنْ شَاءَ اللہ دشمن سے حفاظت ہو گی۔ ﴿11﴾ گم شُدہ انسان وغیرہ ملنے اور ہر حاجت کیلئے: اللہ پاک کی رحمت پر مضبوط بھروسے کے ساتھ چلتے پھرتے، وُضو بے وُضو زیادہ سے زیادہ تعداد میں یَارَبِّ مُوْسٰی یَارَبِّ کَلِیْم بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھتے رہئے۔ اسی دَوران چند بار دُرُود شریف بھی پڑھ لیجئے۔ گم شدہ انسان، سونا، مال، گاڑی وغیرہ اِن شاءَ اللہ مل جائیں گے۔ بلکہ دیگر حاجات کیلئے بھی یہ عمل مفید ہے۔ ﴿12﴾ اثرات کا روحانی علاج: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ 41 بار لکھ (یا لکھوا) کر پلاسٹک کوٹنگ کر کے چمڑے یا ریگزین یا کپڑے میں سی کر بازو میں باندھنے یا گلے میں پہن لینے سے، اِنْ شَاءَ اللہ اثرات دُور ہوں گے۔ ﴿13﴾ جادو کا روحانی علاج: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ 101 بار پڑھ کر سِحْر زدہ (یعنی جس پر جادو کیا گیا ہو اُس) پر دَم کر دیا جائے یا یہی لکھ (یا لکھوا) کر دھو کر پلا دیا جائے تو اِنْ شاءَ اللہ سِحْر (یعنی جادو) کا اثر ختم ہو جائے گا۔ ﴿14﴾ اگر نیند نہ آتی ہو تو: اگر نیند نہ آتی ہو تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ 11 بار پڑھ کر اپنے اُوپر دم کر دیجئے، اِنْ شاءَ اللہ نیند آ جائے گی۔ ﴿15﴾ کینسر کا روحانی علاج: اوّل آخر گیارہ بار دُرُودِ ابراہیمی اور درمیان میں ”سورۂ مریم“ پڑھ کر پانی پر دم کیجئے، ضرورتاً دوسرا پانی ملاتے رہئے، مریض وہی پانی سارا دن پیے، یہ عمل 40 دن تک بلاناغہ کرتے رہئے، اِنْ شَاءَ اللہ شِفا

حاصل ہو گی۔(دوسرا ابھی پڑھ کر دم کر کے مریض کو پلا سکتا ہے)﴿16﴾بخار کا روحانی علاج: یَاغَفُوْرُ کاغذ پر تین بار لکھ (یا لکھوا) کر، پلاسٹک کوٹنگ کر کے، چمڑے یا ریگزین یا کپڑے میں سی کر گلے میں ڈال یا بازو پر باندھ دیجئے، اِن شاءَ اللہ ہر قسم کے بخار سے نجات ملے گی۔ ﴿17﴾ہیپا ٹائٹس کا روحانی علاج: ہر بار بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط کے ساتھ ”سورۂ قُریش“ 21 بار (اوّل آخِر 11 بار دُرُود شریف) پڑھ (یا پڑھوا) کر آبِ زم زم شریف یا اُس پانی میں جس کے اندر آبِ زم زم شریف کے چند قطرے شامل ہوں، دم کیجئے اور روزانہ صبح، دوپہر اور شام پی لیجئے۔ اِن شاءَ اللہ 40 روز کے اندر اندر شِفایاب ہو جائیں گے۔ (صرف ایک بار دَم کیا ہوا پانی کافی ہے حسبِ ضرورت مزید پانی ملا لیجئے) ﴿18﴾ پِتّے اور مثانے کی پتھری کا روحانی علاج: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ 46 بار سادہ کاغذ پر لکھ کر پانی میں دھو کر پینے سے پتے اور مثانے کی پتھری اِن شاءَ اللہ ریزہ ریزہ ہو کر نکل جائے گی۔ (مدّتِ علاج: تا حصولِ شفا) ﴿19﴾ دل اور سینے کی بیماریوں کا روحانی علاج: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ 75 بار پڑھ کر دل میں سوراخ والے بچّے نیز گھبراہٹ، دل اور سینے کے تمام مریضوں کے سینے پر دم کرنا بِفَضلِہٖ تعالیٰ مفید ہے۔ ﴿20﴾ ہر طرح کے مریض کا روحانی علاج: یَامُعِیْدُ دائمی مریض ہر وقت پڑھتا رہے، اللہ پاک صحت عنایت فرمائے گا۔

اپنے دانت غور سے آئینے میں دیکھ لیجئے

خیر خواہی کے جذبے کے تَحت ثواب کمانے کی حرص میں عَرض ہے کہ اگر آپ کے دانت مَیلے کُچیلے یا پیلے ہیں تو خوش دلی کے ساتھ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ کی طرف سے چند مَدَنی پھول قَبول فرما لیجئے، اِنْ شَاءَ اللہ بَہُت فائدہ ہو گا۔

❀ مَیلے کُچیلے دانت دوسروں کیلئے کَراہت اور گِھن کا باعِث ہوتے ہیں ❀ ملاقاتی وغیرہ پر

میلے دانت والے کی شخصیّت کا اثر اچھّا نہیں پڑتا ❀ بکثرت پان گُٹکے وغیرہ کھانے والے گویا پیسے دے کر اپنے دانتوں کا حُسن تباہ کرتے، منہ کا چھالا اور کینسر خریدتے ہیں ❀ مسواک سنَّت کے مطابق اچھی طرح رگڑ رگڑ کر کیجئے ❀ کھانے کے بعد دانتوں میں خِلال کرنے کا معمول بنالیجئے ❀ جب بھی کچھ کھائیں یا چائے وغیرہ پئیں، کُلّی بھر کر چند مِنَٹ تک منہ میں پانی ہِلاتے رہیں اِس طرح منہ کا اندرونی حصّہ اور دانت کسی حد تک دُھل جائیں گے۔ ❀ سوتے وَقت حلق اور دانت اچھی طرح صاف ہونے چاہئیں، ورنہ گلے میں تکلیف اور دانتوں پر مَیل کی تہ مضبوطی سے جمے گی، بند منہ کے اندر غذائی اجزا سڑنے سے منہ میں بدبُو ہوگی اور جراثیم پیٹ میں جانے سے طرح طرح کی بیماریاں جَنَم لے سکتی ہیں ❀ سونے میں پیٹ کی گندی ہوائیں اوپر کو اُٹھتی ہیں لہٰذا منہ بدبُودار ہو جاتا ہے، اُٹھ کر فوراً ہاتھ دھو کر مسواک کرکے کُلّیاں کرلیجئے، اِن شاءَ اللہ منہ کی بدبُو جاتی رہے گی۔

بہترین منجن

مناسِب مقدار میں کھانے کا سوڈا اور اُتنا ہی نمک ملا کر بوتل میں ڈال لیجئے، بہترین منجن تیار ہے۔ اگر مُوافِق ہو تو روزانہ اِس سے دانت مانجھئے، اِن شاءَ اللہ ہاتھوں ہاتھ دانتوں کا مَیل اُترتا دیکھیں گے۔ بالفرض مَسُوڑھے یا منہ میں کسی جگہ جلن وغیرہ محسوس فرمائیں تو مقدار کم کرکے دیکھ لیجئے، اب بھی تکلیف ہو تو صفائی کی کوئی اور تدبیر کیجئے، دانت بَہَر حال صاف ہونے چاہئیں۔

مَدَنی پھول: ہر طرح کی صفائی سنّت اور مطلوبِ شریعت ہے۔

بدبو نہ دَہَن میں ہو، دانتوں کی صفائی ہو
مہکائی دُرُودوں کی مُنہ میں ترے بھائی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد